10427-باکسنگ کھیلنے کا حکم

سوال

میرا سوال باکسنگ اوراس کے حکم کے متعلق ہے، ہماری مسجد کی انتظامیہ باکسنگ کے تربیتی کورس منعقد کروانے کا سوچ رہی ہے، اس لیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں آیا باکسنگ جائز بھی یا نہیں ؟

اوراسکا سبب یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوافراد کوآپس میں ایک دوسرے کوگرانے کی کوشش کررہے تھے، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ چہرے پرمارنے سے اجتناب کریں، کیونکہ ہم آدم علیہ السلام کی صورت پر بنائے گئے ہیں "

توکیا اس بنا پر مسلمان شخص کے لیے باکسنگ سیکھنا کہ ہر ایک شخص دوسرے کے چہرے پرمارتا ہے، یہ کھیل سیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے ہر وہ چیز مباح کی ہے جو بدن کوفائدہ دے اوربدن کے لیے نقصاندہ نہ ہو، اورہر وہ چیز حرام کی ہے جس سے بدن پر ظلم ہواسے نقصان وضرر پہنچے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" یقینا تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے "

صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (1839).

جسمانی ورزش وایکسرسائز اگر شرعی ممنوعات سے خالی ہو تو یہ روزش کرنا مفید ہے، اور باکسنگ ایک قدیم کھیل ہے جو اغارقہ کھیلا کرتے تھے.

کھیلوں کی اقسام میں سب سے بری کھیل ہے، بلکہ باکسنگ تواس کی مستحق ہی نہیں کہ اسے کھیل کا نام دیا جائے، باوجوداس کے کہ یورپی ممالک جہاں باکسنگ ایک ہنر کی اساس کی بنا پر بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے خاص کرا پنے ذاتی دفاع کے لیے ایک بہت ہی عمدہ کھیل قرار دیتے ہیں، لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں، یا پھر جان بوجھ کر عمدا بھول جائے یہ اسکا بنیادی اور رئیسی ہدف تومدمقابل کواذیت سے دوچار کرنا اوراسے زمین پر گرا کرناک آؤٹ کرنا ہوتا ہے، اوراس کے لیے بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ایک زوردار اور فیصلہ کن مکہ جیسا کہ وہ اسے یہی نام دیتے ہیں ماراجائے جس سے مدمقابل ناک آؤٹ ہوکر گر پڑے، اور باکسنگ میں کامیابی کی بلندی یہی ہے.

(بہت سے ممالک کی پارلمنٹوں میں بہت زیادہ مطالبہ کیا گیا کہ باکسنگ کو بطور ہنر اختیار کرنے والوں پر پابندی لگا دی جائے، کیونکہ باکسر کے لیے باکسنگ بہت اذیت ناز چیز ہے، بلکہ سویڈن کواس میں کامیابی بھی ہوئی، اوربہت سارے ممالک اس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے، حالانکہ باکسروں کواس کھیل سے بہت اذیت ہوتی ہے، بلکہ بہت سارے باکسر تواس کھیل کے نتیجہ میں ہلاک بھی ہوچکے ہیں.

حقیقت یہی ہے کہ باکسنگ پر پابندی کی مطالبہ کے پیچھے انہی باکسروں کی وفات ہی تھی، یا یہ مطالبہ تھا کہ کم از کم اس کے لیے سخت قسم کے قواعد بنائے جائیں، جو اس کی سختی اور شدت کو ختم کریں.

ماخوذ از: یہاں لندن ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983) میلادی.

ویلز میں برطانیہ میڈیکل کمیٹی کے مندوب ڈاکٹر روجڈ ہرٹی اس سلسلے میں کمیٹی کے سروے کے متعلق کہتے ہیں :

(ہم ساری دنیا کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ باکسنگ انتہائی خطرناک کھیل ہے، اس وجہ سے نہیں کہ باکسنگ کی بنا پر بہت سارے باکسروں کی اموات واقع ہو چکی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ باکسنگ کی بنا پر پیدا ہونے والے افراد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کھیل کی سرپرستی کرنے والی کمیٹیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس کھیل کو بند کر دیں، اور اسے کھیلوں میں شامل ہی نہ کیا جائے.

اور یہاں دوبارہ یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کھیل ہزاروں باکسروں کی گھات میں کہ انہیں باکسنگ کی بنا پر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار کر کے رکھ دے،

(1945) سے لیکر (1983) تک باکسنگ کی بنا پر ہلاک ہونے والے باکسروں کی تعداد تین سو پچاس تک پہنچ چکی ہے).

ماخوذ از: landanhere ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983).

اس کھیل کے متعلق اسلامی موقف :

اسلامی اصول مکمل طور پر اس تصور کا انکار کرتا ہے کہ وہ عموما امت کی تربیت میں اس طرح کا خطرناک انحراف اس حد تک پیدا ہو جائے جو امت کے افراد کے مابین شدید قسم کی لڑائی کی اجازت دیتا ہو بلکہ ساری انسانیت کے مابین اس طرح کی اجازت نہیں دیتا.

ذیل میں ہم چند ایک اصول بیان کرتے ہیں :

1- ضرر اور نقصان کو ختم اور زائل کرنا :

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ باکسنگ ایک ایسا کھیل ہے جس کے انسانی زندگی کو بہت زیادہ ضرر و نقصانات ہیں، اور اس کی گواہی بھی یورپیوں نے دی ہے، جنہیں انسانی شعور نے اس پر راغب کیا کہ وہ اس کھیل کو بند کرنے کا مطالبہ کریں، بلکہ اس کو عالمی کھیلوں کی ڈکشنری سے ہی نکال باہر کریں.

2- چہرے کی بے حرمتی :

باکسنگ کا کھیل ایسا ہے جس میں مدمقابل کے چہرے پر پوری قوت سے مکہ مارنا ہوتا ہے، اور باکسر کو مکمل اجازت ہے کہ اپنی پوری طاقت سے مدمقابل باکسر کے چہرے پر مکہ مارے، بلکہ جسم کے کسی اور جگہ مکہ مارنے کی بجائے چہرے پر مکہ مارنے کے پوائنٹ زیادہ ہوتے ہیں.

اور یہ بہت ہی گری پڑی حرکت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں کوئی کسی سے لڑے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے"

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، دیکھیں فتح الباری (215/5).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(اس ممانعت میں ہر ضرب شامل ہوتی ہے جو بطور حد یا تعزیر یا بطور تادیب ہو، اور ابو داود وغیرہ میں ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں زنا کرنے والی عورت کو رجم کرنے کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا :

"اس کو پتھر مارو، اور چہرے سے اجتناب کرنا"

سنن ابو داود (152/4).

تو جس کو بطور رجم ہلاک کرنا متعین ہے جب اس کے متعلق یہ حکم ہے، تو پھر اس کے علاوہ دوسرے کے چہرے سے بالاولی اجتناب کرنا ہو گا.

دیکھیں : فتح الباری (216/5).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علماء کا کہنا ہے : چہرے پر مارنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ چہرہ بڑا نازک اور سارے محاسن کو جمع کرنے والی جگہ ہے، اور اکثر اس کے اعضاء سے ہی اسکا ادراک ہوتا ہے، تو چہرے پر مارنے سے خدشہ ہے کہ چہرے کے کسی عضو کی حالت نہ بگڑ جائے، اور وہ بد شکل نہ ہو جائے، چہرے میں ظاہر اور ابھرا ہوا ہونے کی بنا پر سب سے نازک ہے، بلکہ جب ناک پر مکہ مارا جائے تو وہ صحیح نہیں رہتا).

دیکھیں : فتح الباری (216/5).

اس حدیث سے خاص کر ممانعت کی دلالت کے متعلق فتح الباری میں ہے :

(امام نووی رحمہ اللہ نے اس نہی کے حکم کے متعلق کچھ نہیں کہا، اور اس ممانعت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نہی تحریمی ہے، اس کی تائید سوید بن مقرن رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ نے فرمایا :

"کیا تجھے علم نہیں کہ احترام والی شکل و صورت ہے"

صحیح مسلم (1280/3).